مولانا قاضی نثار احمد ۔ گلگت

این جی اوز اور شمالی علاقہ جات

پاکستان کے سرکردہ علماء کرام اور دینی راہ نماؤں کے نام ایک اہم مکتوب

محترم جلیل القدر علمائے کرام، زعمائے ملت اور برادران اسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد از تسلیمات مسنونہ

راقم ان چند سطور کے ذریعے آپ حضرات کی توجہ ایک اہم دینی مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔

مملکت پاکستان کے شمال میں یہودی اور صیہونی سازشوں کا ایک ایسا جال بچھایا جا رہا ہے جس سے اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کے لیے ناقابل تلافی نقصانات ہوں گے۔ ہماری غفلت اور بے توجہی سے خدا نہ کرے کہیں پاکستان کا یہ شمال، افغانستان کے شمالی اتحاد سے زیادہ خطرناک اور مہلک ثابت ہو جائے۔ اللھم احفظنا منہ

شمالی علاقہ جات گلگت کی سیاسی، مذہبی اور جغرافیائی اہمیت آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں، چین، روس، نو آزاد ریاستوں، افغانستان اور بھارت کے ساتھ اس کی سرحدات ملتی ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ خطہ ایک سنگم میں واقع ہے۔ ۱۹۴۷ء میں یہاں کے عوام نے ڈوگرہ راج کے خلاف اپنی بے سرو سامانی کے باوجود جہاد کیا اور آزادی حاصل کی۔

بحمد للہ اس آزادی اور جہاد کے لیے سب سے پہلے جس عظیم مجاہد اور شخصیت نے نعرہ بلند فرمایا وہ دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل عالم دین شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید، بطل حریت، مجاہد اسلام حضرت مولانا قاضی عبد الرزاقؒ تھے۔ آزادی کے حصول میں اگرچہ مشترکہ کوشش رہی مگر آزادی کے حصول کے ساتھ اہل تشیع نے اپنی فطری جبلت و خصلت کے مطابق دغا بازی کی۔ اور اس وقت کے سادہ ماحول میں یہ تاثر پھیلایا کہ قائد اعظم شیعہ ہیں۔ اب تک ہندوستان میں آزادی کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ اب قائد اعظم نے آزادی حاصل کی ہے عن قریب امام غائب خروج کریں گے اور ساری دنیا میں اہل تشیع کی حکومت ہوگی۔ آزادی کے حصول کے ساتھ اس زعم باطل اور مقامی اکثریت کے بل بوتے شیعہ ریاست قائم کرنے کا اعلان کیا اور شیعہ راجہ صوبیدار شاہ رئیس خان کو پریزیڈنٹ آف گلگت بنانے کا اعلان کیا۔ اس پر مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی عبد الرزاقؒ نے شدید مزاحمت کی اور مسلمانوں کی حکومت کا اعلان کیا۔ مرکزی جامع مسجد میں پہلی مرتبہ پاکستان کا جھنڈا لہرایا اور رضاکار بھرتی کئے۔ لوگوں کے معاملات شرعی قانون کے تحت حل کرنے لگے۔ اپنی تحریک کو جرات مند رفقاء علماء اور شاگردوں کے ذریعے چلاس، داریل، تانگیر اور کوہستان تک پھیلایا۔ واضح رہے کہ داریل، تانگیر اور کوہستان انگریزوں کے دور اقتدار سے آزاد قبائل تھے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی عبد الرزاقؒ کی جرات مندانہ قیادت اور تحریک سے روافض کو تسلی ہوگئی کہ اب ہم زیادہ دیر اقتدار قائم نہیں رکھ سکتے ہیں اور اہل سنت والجماعت سے مذاکرات کے لیے ابتداء" یہ پیش کش کی کہ انتظامیہ اہل تشیع کی ہوگی اور عدلیہ اہل سنت والجماعت کی جسے مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی عبد الرزاقؒ نے ایک مختصر جواب سے ٹھکرایا کہ کافر کی حکومت میں اسلامی عدلیہ کے نفاذ کا تصور اسلام سے متصادم ہے، یہ ممکن نہیں۔

بالآخر پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا طے ہوا اور قائد اعظم سے رابطہ کر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا گیا۔ اس میں بنیادی محنت و کوشش اہل سنت والجماعت کی تھی۔ شمالی علاقہ جات زمانہ قدیم بلکہ زمانہ قبل مسیح سے کشمیر کا حصہ چلے آرہے ہیں یعنی کشمیر کا جز لاینفک اور ایک اکائی ہیں۔ اس پر تاریخی شواہد اور دلائل موجود ہیں۔

۱۹۴۹ء کے مشہور معاہدہ کراچی کے تحت شمالی علاقہ جات کا عارضی انتظام پاکستان کے وفاق کے ساتھ کر دیا گیا۔ چنانچہ ابھی تک پورا ملک جس مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا، نفاذ اسلام سے محروم رہا ہے۔ یہ خطہ آئینی حقوق سے بھی مسلسل محروم چلا آرہا ہے۔ یہ خطہ مختلف مظالم و زیادتیوں سے دوچار اور پس ماندہ چلا آرہا ہے۔ اس میں دیگر مختلف وجوہ کے علاوہ بنیادی وجہ اہل تشیع کی مسلسل چیرہ دستی، تشدد و تشتت و افتراق ہے جو اب دہشت گردی پر منتج ہے۔ معاذ اللہ صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین، امہات المومنین رضوان اللہ علیہن کے خلاف غلیظ اور ناگفتہ بہ زبان استعمال کی گئی۔ اس سلسلے میں اپنے اکثریتی بعض علاقوں میں ایسے ڈرامے رچائے جس سے شیطان بھی شرمائے۔ الحفیظ الامان۔ ان کی ہی چیرہ دستی سے مسلسل حالات خراب ہو رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا رویہ ہمیشہ پر امن اور دفاعی رہا ہے۔

۱۹۹۲ء - ۱۹۹۳ء میں ایرانی مداخلت و تعاون سے اہل سنت والجماعت کے بے گناہ اور مظلوموں کو بازاروں اور دیہاتوں میں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ رب تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ آمین

اسی دوران ان دہشت گردوں کو انعام میں اقتدار سے نوازنے کے

لیے ایرانی مداخلت اور امریکی استعماری مفادات کے تحفظ کے پیش نظر نیو ورلڈ آرڈر کے تحت جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے اور تقسیم کشمیر کی سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے امریکی آلہ کار معین قریشی اور اس کے بعد بے نظیر کو استعمال کر کے شمالی علاقہ جات کے لیے ایک پیکج دیا گیا جسے بظاہر آئینی حقوق اور ترقی کا نام دیا گیا۔

تنظیم اہل سنت والجماعت شمالی علاقہ جات جو پورے علاقہ میں اہل سنت کی نمائندہ جماعت ہے جو کسی مغربی جمہوری سیاست کا حصہ بنے بغیر جملہ دینی اور سیاسی جماعتوں کی مشترکہ دینی اقدار کی محافظ جماعت ہے، نے اس پیکج کو مسترد کر دیا اور اس کے خلاف تحریک چلائی۔ یہ پیکج آئینی حقوق سے بالکل عاری اور اسلام دشمن عناصر کی مقصد براری کے لیے بہترین ہتھیار تھا۔ اس کا بنیادی مقصد اہل تشیع اور آغا خانیوں کو اہل سنت پر مسلط کرنا اور علیحدہ ریاست کے لیے راہ ہموار کرنا تھا۔ اس تحریک سے یہ پیکج بالکل تو ختم نہ ہو سکا، اپنی مضبوط پشت پناہی کی وجہ سے یہ فائدہ ہوا کہ تنظیم اہل سنت والجماعت کے احتجاج سے خطرناک مضر اثرات کچھ کم ہوئے۔ اس تحریک میں علاقے کے غیور مسلمانوں کے علاوہ ملک بھر کے جلیل القدر علماء، زعماء، ملک و ملت کے مخلصین اور اہل درد کا تعاون حاصل رہا۔ جزا اللہ لھم جزاء" حسنا"

اس پیکج کے خلاف مزاحمت تصادم اور راست اقدام کا تنظیمی فیصلہ ملک کے بعض مخلص علماء کرام کے مشورے سے موخر کیا گیا۔ جس طرح تنظیم اہل سنت سمجھتی تھی کہ یہ پیکج نہ حقوق کا متحمل ہے نہ اس سے علاقے کی بے روزگاری ختم ہو سکتی ہے جس کا بہانہ بنایا جا رہا تھا بالکل اسی طرح ثابت ہوا۔ بلکہ علاقے میں مزید ہیجان اور افراتفری پھیل گئی اور ایک مخصوص گروہ (اہل تشیع و آغا خانیوں) کو اقتدار دلانے کا مقصد پورا کر کے پہلی دفعہ اقتدار کے نشے کا عادی بنایا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایران براہ راست مداخلت کرتا رہا۔ ایرانی سفیر گلگت میں ڈیرہ لگائے رہتا تھا۔ تحریک جعفریہ پاکستان تخریب کاری کرتی رہی۔ اس پیکج سے اہل سنت والجماعت کو تلخ تجربہ ہوا۔ مقامی انتظامیہ ایک مخصوص گروہ کے ہاتھوں میں کھیلنے لگی۔ ترقیاتی سکیمیں ایک ہی گروہ کے گھروں کے اردگرد گھومتی رہیں۔ بعض امور میں انتظامیہ کی بے بسی کی انتہا ہو گئی۔ چیف سیکرٹری جو کہ حکومت پاکستان کا مرکزی اور اہم نمائندہ ہوتا ہے کو ہر معاملہ میں وہی گروہ رسوا کرتا رہا۔ چیف سیکرٹری پر بعض اوقات حملہ آور ہوئے سیکرٹریٹ میں سرکاری افسروں کو زدو کوب کیا گیا۔ پولیس کی بے بسی کا یہ عالم کہ پولیس مجرموں کی حمایتی رہی۔ نوبت بایں جا رسد بعض مقامات میں سرکاری املاک نذر آتش کیے گئے۔ ان کی جلائی ہوئی عمارتوں میں شہر کے وسط میں تحصیل گلگت کی عمارت اب بھی زبان حال سے فریاد کناں ہے۔ ازیں قبل ان کے ماتم سراؤں اور امام باڑوں سے خودکار جدید خطرناک اسلحہ، ایل ایم جی اور گرینڈز وغیرہ برآمد ہوئے۔ شراب کی بوتلیں برآمد ہوئیں۔ ۱۹۹۰ء میں اہل سنت کی عید گاہ میں مسلمانوں کے اجتماعی قتل کا منصوبہ بنایا گیا، بم نصب کیے گئے۔ فسادات کرنا اور مفادات و انعام حاصل کرنا ان کی عادت ثانیہ بنی ہوئی ہے۔ اس کیل میں پورا فرقہ بھی شامل نہیں بلکہ فرقے کا ایک مخصوص گروہ بدترین مفسد ہے جنہوں نے حکومت اور انتظامیہ کو بھی بازیچہ اطفال بنا کر پورے علاقے کا امن تباہ کیا ہوا ہے۔

گزشتہ تاریخ طویل اور دردناک ہے، حالیہ کارگل کے جہاد کے موقع پر اسکردو میں نہ صرف مجاہدین کے خلاف نعرہ بازی کی گئی بلکہ صحابہ کرامؓ کے خلاف ناروا زبان استعمال کی گئی۔ پاکستان مردہ باد اور بھارت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ ۴ اگست سے ۷ اگست تک انتظامیہ بے بس ہو کر رہ گئی جس کے بعد سے مقامی اہل سنت والجماعت اپنے کو بالکل غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔ ضلع گلگت کی تحصیل ہنزہ میں پاکستان حکومت اور پاک فوج کے خلاف مظاہرے کیے گئے۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ تعصب و گروہ بندی اور بغاوت سے بھری ہوئی تحریریں، پمفلٹ شائع کیے۔ جہاد کے خلاف اور بھارت نوازی میں انتہا کر دی ہے۔ یہ جملہ احوال حکومت پاکستان کی خفیہ خبر رساں ایجنسیوں کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ یہ حقائق ہیں افسانے نہیں۔ سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب کے دورہ اسکردو کے دوران ان کے سامنے نازیبا اور ملک دشمنی پر مشتمل نعرہ بازی کی گئی۔ اس پر افسوس ناک امر یہ ہے کہ حکومت اور مقامی انتظامیہ اس اسلام دشمنی اور ملک دشمنی پر تماشا بین بنی رہی بلکہ انہی عناصر کو مختلف انداز سے نوازنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مزید انعام میں اسکردو کو ڈویژن بنایا گیا۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کا حال ہی میں مئی ۱۹۹۹ء میں ایک فیصلہ آیا ہے جس میں واضح طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ شمالی علاقہ جات کشمیر کا حصہ ہیں، استصواب رائے میں حصہ لیں گے، آئینی حقوق کے بارے میں مناسب فیصلہ دے دیا ہے کہ آئینی حقوق دیے جائیں، ڈھانچہ کیسا ہو یہ وفاقی حکومت کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔

عدالت عالیہ کے اس فیصلے کا تنظیم اہل سنت والجماعت خیر مقدم کرتی ہے کہ آئینی حقوق دیے جائیں۔ اس کے لیے سہل ترین بلکہ ہائی کورٹ آزاد کشمیر اور سپریم کورٹ پاکستان کے ہر دور کے فیصلوں پر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ شمالی علاقہ جات آزاد جموں کشمیر کا حصہ ہیں۔ آزاد جموں کشمیر اسمبلی اور کونسل میں نمائندگی دی جائے۔ آزاد جموں کشمیر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا دائرہ کار گلگت تک بڑھایا جائے۔ شمالی علاقہ جات کی موجودہ پسماندگی کو دور کرنے کے لیے بجٹ، تعلیمی اور پیشہ وارانہ اداروں وغیرہ میں خصوصی مراعات فراہم کی جائیں۔ اس ضمن میں تنظیم اہل سنت والجماعت کا ہمیشہ سے یہ موقف اور مطالبہ رہا ہے، ہم نے جس مقصد کے لیے آزادی حاصل کی ہے وہ نظام اسلام ہے، شریعت نافذ کی جائے اور ہمیں شرعی نظام کا پیکج دیا جائے۔ ثانیا" آئینی حقوق اور تقاضوں کو پورا کرنے

کے لیے آزاد کشمیر اسمبلی اور کونسل میں نمائندگی دی جائے۔

اس کے علاوہ کوئی بھی راستہ خواہ پانچویں صوبے کا قیام یا آزاد کشمیر جیسی قانون ساز اسمبلی کا قیام جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنا نیو ورلڈ آرڈر کے لیے راہ ہموار کرنا تقسیم کشمیر کی سازش پوری کرنا' شیعہ اقتدار مسلط کرنا' بین الاقوامی قراردادوں اور معاہدوں سے انحراف اور مجاہدین کشمیر کے لہو سے غداری کے مترادف ہوگا۔ تنظیم اہل سنت والجماعت نے اپنے موقف سے بار بار وزیر امور کشمیر اور وزیر اعظم پاکستان کو آگاہ کر دیا ہے اور اس سلسلے میں جملہ آئینی' قانونی اور جمہوری ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔

آج کی اس یادداشت کے ذریعے جملہ علمائے کرام' اہل حق' ملک کے دانش ور' زعماء' صحافی حضرات' محب وطن سیاست دانوں' وفاقی کابینہ' عدالت عالیہ' چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ سب اس اہم اور حساس معاملہ میں مداخلت کریں اور کسی بھی ایسے اقدام سے روکیں جو ملک و ملت کے لیے مہلک و مضر ہو اور ملک و ملت کے لیے جس کے نتائج بھیانک ہوں۔

پیکجز کے اس سلسلے کے ذریعے رفتہ رفتہ یہودی صیہونی سازشوں کے تحت ایک اور اسرائیلی ریاست کے لیے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ شمالی علاقہ جات کے مسلمان پہلے ہی سے گوناگوں مصائب و مشکلات سے دوچار ہیں۔ ایرانی اور مغربی یورپین دولت شمالی علاقہ جات میں مخصوص انداز میں بہائی جا رہی ہے۔ تعلیم' صحت' تجارت' صنعت و حرفت ملازموں کے تقرر میں یہاں کے مسلمانوں کا استحصال کیا جا رہا ہے۔

شمالی علاقہ جات این جی اوز کی چراگاہ بنے ہوئے ہیں جو مختلف حربوں اور مکاریوں سے وقت کے طاغوت امریکہ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ مقامی آغا خانی اور شیعہ آبادی ان کے لیے زرخیز زمین بنی ہوئی ہے۔ نیز انہی کے لیے ایران کے تعاون سے چلنے والا تعمیر ملت پروگرام' آغا خان اورل سپورٹ پروگرام' آغا خان ہیلتھ بورڈ' آغا خان ایجوکیشن بورڈ' آغا خان ہاؤسنگ سوسائٹی' العصر پبلک سکولز' الازھر پبلک سکولز وغیرہ ادارے مذکورہ مخصوص مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے غیور مسلمان ان شاء اللہ ان فتنوں اور ان کے مذموم عزائم ک وخاک میں ملانے کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے اور سخت سے سخت اقدام سے دریغ نہیں کریں گے۔ اللھم انصر الاسلام والمسلمین۔

جملہ مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنا ہم اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ عالمی زعما اور عالمی اسلامی برادری سے بھی درخواست ہے کہ متوجہ ہوں اور شمالی علاقہ جات کے مظلوم مسلمانوں اور ملک و ملت کو اس فتنے سے بچانے میں تعاون فرمائیں۔ واجرکم علی اللہ۔

والسلام (قاضی) نثار احمد عفا اللہ عنہ
امیر تنظیم اہل سنت والجماعت شمالی علاقہ جات و کوہستان
فون دفتر تنظیم : 0572-3421

چیف ایگزیکٹو کے نام مکتوب

محترم المقام جناب پرویز مشرف صاحب
چیف ایگزیکٹو آف اسلامی جمہوریہ پاکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مودبانہ گزارش ہے کہ آپ کا نیا انقلاب اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو استحکام اور ترقی دینے کا جذبہ مبارک ہو۔

اسلام اور پاکستان کا خیر خواہ یہ خادم دین آپ کی عزت و بقاء کے لیے چند گزارشات پیش کرتا ہے۔ توجہ فرمائیں:۔

(۱) اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر حکمران کو آزماتا ہے' کامیاب وہی ہوتا ہے جو اچھے کام کر جائے۔ امام عادل یعنی منصف بادشاہ خدا کے سائے میں ہوگا۔ خلفائے راشدینؓ کی شان میں اللہ فرماتے ہیں 'ان مومنین صالحین کو حسب سابق خلافت دے کر میں ان کے خوف کو امن سے بدل دوں گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو اس نعمت کے بعد بھی ناشکری کریں وہ دین سے خارج ہیں۔ (نور ۔ پ ۱۸ ع ۱۳) آپ اللہ کے دین کو بے دھڑک نافذ کریں اور امریکہ سے نہ ڈریں اور اس آیت کا مصداق بنیں "اگر ہم ان لوگوں کو اقتدار دیں گے تو وہ نماز کی پابندی کرائیں گے' زکوٰۃ دلائیں گے' اچھے کاموں کا حکم دیں گے' برے کاموں سے روکیں گے۔ (پ ۱۷ ع ۱۳)

میاں محمد نواز شریف نے دین کی آواز اٹھانے والے دینی مدارس اور شریعت نافذ کرنے والے طالبان کو برا جانا تو خدا کی گرفت میں آگئے۔"

(۲) قرض کی وصولی بڑا اچھا کام ہے مگر ۵۲ سال سے پاکستان کے ذمے نفاذ اسلام کا قرض باقی ہے جو کسی حکومت نے ادا نہیں کیا۔ آپ یہ قرض ادا کر کے عند اللہ سرخرو ہوں تو لاکھوں شہید' مردوں' اسلام و عزت بچانے کی خاطر کنوؤں و دریاؤں میں ڈوب جانے والی عورتوں اور بے گھر معصوم بچوں کی روحیں خوش ہوں گی جبکہ پاکستان قرآن و سنت کے مطابق خلافت راشدہ کے قیام کے لیے بنایا گیا تھا۔

(۳) مغربی جمہوریت اور الیکشن سے اسلام نہیں آئے گا۔ آپ جیسا مجاہد ہی فرقہ ورانہ رسوم سے پاک علماء دین کی کابینہ بنا کر قرآن و سنت کو نافذ کر کے پاکستان کی تقدیر بدل سکتا ہے۔ پھر قائد اعظم کا یہ خواب بھی ان شاء اللہ پورا ہوگا:

"حقیقت یہ ہے کہ پاکستان صدیوں سے قائم ہے' آج بھی ہے' قیامت تک رہے گا۔ یہ ہم سے (۱۰۰۰ برس برصغیر پر حکومت کے بعد) چھین لیا گیا تھا اب ہمیں واپس لینا ہے۔ ہندوؤں کا اس پر کوئی حق نہیں۔"

بقیہ صفحہ ۱۷ پر